از عدالتِ عظمیٰ

لارڈ لنگراج بیج، بھوبنیشور و دیگر

بنام

شری نیتیانند امشرا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 2 مئی 1995

[آر ایم سہائے اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1939:

اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1951: دفعات 25 اور 68۔

اڑیسہ اسٹیٹ ایبولیشن ایکٹ، 1951:

اراضی-پٹہ-پٹہ دار کی موت- جانشین بالمفاد-کے ذریعے زمین کی منتقلی-ملکیت کی بازیابی کے لیے ٹرسٹی کی طرف سے دائر درخواست-خارج کرنا-خاتمے کے قانون کا نفاذ-زمین پر قابض افراد کی جانب سے اس بات کی درخواست کہ انہیں خاتمے کے قانون کے تحت قبضہ کرایہ دار سمجھا جائے-خارج کرنا-ملکیت کی بازیابی کے لیے ٹرسٹی کی طرف سے تازہ درخواست-قبضے کے حق کا دعوی-مجاز اتھارٹی کے ذریعے تعین اور عدالتی فیصلہ سازی-مناسب راحت کے لیے سول کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت۔

اپیل کنندہ نے اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1939 کے نافذ ہونے سے پہلے اپنی زمین D کو دے دی۔ D کی موت کے بعد اس کی بیوہ B اس کی جائیداد میں جانشین ہو گئی اور زمین مدعاعلیہ کے حق میں منتقل کر دی۔ اپیل گزاروں نے قبضہ کی وصولی کے لیے اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1951 کی دفعہ 68 کے تحت درخواست دائر کی جس کی اجازت دی گئی۔ تاہم، کمشنر نے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ B قبضہ کرایہ دار بن گیا۔ اوڈیشہ اسٹیٹ ایبولیشن ایکٹ 1951 کی دفعات 6 اور 7 کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے قبضے کے کرایہ داروں کے طور پر سلوک کرنے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیے دائر کی گئی درخواست کو اس بنیاد پر برقرار رکھنے کے قابل نہیں ٹھہرایا گیا کہ وہ ثالث نہیں تھے۔اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے دفعہ 25 کے تحت قبضے کی وصولی کے لیے ایک اور درخواست دائر کی گئی جس میں کہا گیا کہ خاتمے کے قانون کے نفاذ کے بعد متنازعہ زمین کو اپیل کنندہ کے ساتھ ثالث کے طور پر طے کیا گیا اور اسے بی کو پٹہ پر دیا گیا جس نے اسے دفعہ 19 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جواب دہندگان کے حق میں الگ کر دیا۔لہذا، جواب دہندگان کو باہر نکال دیا جانا واجب تھا۔کمشنر آف اینڈومنٹ نے درخواست کی اجازت دے دی۔عدالت عالیہ نے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ (1)1939 کے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ہی پٹہ D کے حق میں دی گئی تھی؛اور(2)دفعہ 68 کے تحت بے دخلی کی کارروائی میں منظور کیا گیا حکم جس میں کہا گیا تھا کہ B نے قبضے کا حق حاصل کر لیا تھا، حتمی ہو گیا تھا؛وہ پوری کارروائی جس کے ذریعے زمین کو B کے ذریعے اپیل کنندہ کے ساتھ ثالث کے طور پر طے کیا گیا تھا، قانون کے منافی تھی۔عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی گئی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ:اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1951 کی دفعہ 25 ٹرسٹی کو کسی ایسے شخص کے خلاف درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتی ہے جو بصورت دیگر غیر مجاز قبضے میں تھا۔لہذا، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست قابل عمل تھی۔لیکن مدعا علیہ کو ان کارروائیوں میں یہ دعوی کرنے سے نہیں روکا گیا کہ اس نے حقوق حاصل کر لیے ہیں اور وہ غیر مجاز قبضے میں نہیں تھا۔اس کے لیے یہ دعوی کرنا بھی کھلا تھا کہ اس کے پیشرو کے پاس اپیل گزار سے بہتر لقب تھا، اور اس لیے، دفعہ 25 کے تحت کوئی حکم منظور نہیں کیا جا سکتا تھا۔قبضے کے حقوق کے دعوے کے بارے میں مدعا علیہ اور اس کے پیشرو کے حق کا تعین اور فیصلہ کسی مجاز اتھارٹی کے ذریعے کیا جانا تھا۔مدعا علیہ کو صرف اس لیے بند کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ دفعات 6 اور 7 کے تحت اس کی درخواست خارج کر دی گئی تھی۔اپیلٹ اتھارٹی کی طرف سے کوئی عدالتی فیصلہ سازی کی اہلیت نہیں تھی۔لہذا، اپیل کنندہ کو سول کورٹ سے رجوع کرنے کی اجازت ہے جو فریقین کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ اس حکم میں کی گئی کسی بھی مشاہدے یا کمشنر کے ذریعے ایکٹ کی دفعات 68 کے تحت سابقہ کارروائی میں منظور کردہ حکم یا اس کے خاتمے کے قانون کی دفعات 6 اور 7 کے تحت کارروائی کی بنا پر کرے گی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5256، سال 1995۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

او جے سی نمبر 166، سال 1984 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 26.8.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راجندر سچار اور اے کے پانڈا۔

مدعا علیہ نمبر 1-3 کے لئے پی پی راؤ اور پی این مشرا۔

جواب دہندہ نمبر 4 کے لیے آر کے مہاپترا، پی این مشرا، ایس مشرا، ایس کمار، اے سی پردھان اور مس کیرتی مشرا۔

عدالت کا فیصلہ آر ایم سہائے، جسٹس نے سنایا۔

آر ایم سہائے، جسٹس - یہ اپیل عدالت عالیہ کے ذریعے اپنے رٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اوڈیشہ ہندو مذہبی او قاف ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 25 کے تحت کمیشن آف اینڈ ومنٹس کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے منظور کیے گئے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔

مختصر حقائق یہ ہیں کہ یہ زمین اصل میں اپیل کنندہ لارڈ لنگراج کی تھی۔ یقین بورڈ کے ذریعے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے 1937 میں اسے ڈاکٹر رامنڈ ورے کے حق میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ افتادہ آراضی زرعی بنجر افتادہ آراضی تھی جسے ڈاکٹر رامیندورے نے دوبارہ حاصل کیا اور وہ اپنی موت تک قبضے میں رہے۔ ان کی موت کے بعد ان کی بیوہ بھِبھاٹی اسٹیٹ میں کامیاب ہوئیں اور بورڈ کو کرایہ ادا کیا۔ 1970 میں اپیل کنندہ کی جانب سے قبضے کی وصولی کے لیے ایکٹ کی دفعہ 68 کے تحت درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس کی اجازت تھی۔ تاہم، اس حکم کو کمشنر نے 7.5.1971 پر الگ کر دیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ قبضہ کرایہ دار بن گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے مدعا علیہان کے حق میں متنازعہ زمین منتقل کر دی ہے۔ انہوں نے قبضہ کرایہ دار سمجھے جانے کے لیے اڑیسہ اسٹیٹ ابولیشن ایکٹ (جسے 'ابولیشن ایکٹ' کہا جاتا ہے) کی دفعات 6 اور 7 کے تحت تحصیلدار سے رابطہ کیا۔ درخواست خارج کر دی گئی۔ مزید اپیل میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ ان کی درخواست قابل قبول نہیں تھی کیونکہ دفعات 6 اور 7 کی تعضیعات صرف اس شخص کے ذریعے لاگو کی جاسکتی ہیں جس کے ساتھ زمین کو انٹرمیڈیٹ کے طور پر آباد کیا گیا ہو۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے جائیداد کی بازیابی کے لیے ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت ایک اور درخواست دائر کی۔ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ خاتمے کے قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے نفاذ کے بعد، زمین کا تصفیہ ثالث کے ساتھ کیا گیا تھا، یعنی وہ اپیل کنندہ جس نے اسے بھِبھاٹی کو پٹہ پر دیا تھا جس نے اسے قانون کی دفعہ 19 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مدعاعلیہ کے حق میں الگ کر دیا تھا، اس لیے مدعاعلیہان کو باہر نکالنے کا ذمہ دار تھا۔ درخواست کی اجازت دی گئی۔ اس حکم کو عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس سوال کا جائزہ نہیں لیا کہ آیا خاتمے کے قانون کی دفعہ 6 اور 7 کے تحت کارروائی قانون کے مطابق تھی اور کیا دفعہ 8 اے کے تحت فراہم کردہ طریقہ کار کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے محسوس کیا کہ اگرچہ کیس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ نہیں لیا گیا تھا اور معاملہ کمشنر کو ریمانڈ کرنے کا مشورہ دیا جاتا لیکن قانونی چارہ جوئی کئی سالوں سے چل رہی ہے اور مدعاعلیہ کا دعوی مضبوطی سے قائم ہونے کی وجہ سے اسے مزید طول دینا ضروری نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ یہ پٹہ ڈاکٹر رے کے حق میں اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1939 کے نافذ ہونے سے پہلے ہی دی گئی تھی۔ مزید کہا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 68 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے بے دخلی کے لیے شروع کی گئی سابقہ کارروائی میں یہ واضح طور پر قرار دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر رامیندورے اور ان کے بعد ان کی بیوہ نے قبضے کے کرایہ داری کے حقوق حاصل کر لیے تھے اور یہ فیصلہ حتمی ہو گیا تھا کیونکہ اپیل کنندہ نے اسے چیلنج نہیں کیا تھا۔ بھِبھاٹی کا قبضہ غیر مجاز نہیں تھا اور وہ قبضے کا کرایہ دار ہونے کی وجہ سے پوری کارروائی جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو ثالث کے طور پر زمین کا تصفیہ کیا گیا تھا، قانون کے منافی تھی۔

ایکٹ کا دفعہ 25 ٹرسٹی کو کسی ایسے شخص کے خلاف درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے جو بصورت دیگر غیر مجاز قبضے میں تھا۔ لہٰذا، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست قابل عمل تھی۔ لیکن مدعاعلیہ کو ان کارروائیوں میں یہ دعوی کرنے سے نہیں روکا گیا کہ اس نے حقوق حاصل کر لیے ہیں اور وہ غیر مجاز قبضے میں نہیں تھا۔ اس کے لیے یہ دعوی کرنا بھی کھلا تھا کہ اس کے پیشرو کے پاس اپیل گزار سے بہتر لقب تھا اور اس لیے دفعہ 25 کے تحت کوئی حکم منظور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مزید کچھ کہنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اگرچہ عدالت عالیہ نے دفعہ 68 کے تحت کمشنر کے ذریعے منظور کیے گئے پہلے حکم کو عدالتی حکم قرار دیا ہے اور اپیل کنندہ دعوی کر رہا ہے کہ ایک بار خاتمے کا قانون نافذ ہونے کے بعد مدعاعلیہان کے پیشرو نے سود میں اپنا حق اور تعلق کھو دیا اور جائیداد کا تصفیہ اپیل کنندہ کے ساتھ اس نوٹیفکیشن کے تحت کیا گیا جو 1974 میں خاتمے کے قانون کی دفعہ 7 کے تحت جاری کیا گیا تھا، کیونکہ مدعاعلیہان کو بے دخل کرنے کے لیے قانون کی دفعہ 25 کے تحت کارروائی خلاصہ نوعیت کی ہے۔ یہ دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (3) سے واضح ہے جو ایک متاثرہ فریق کو سول کورٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے رجوع کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ تاہم سینئر وکیل سری سجار نے زور دے کر دلیل دی کہ ایبولیشن ایکٹ کی توضیعات کے پیش نظر سول کورٹ میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ معاملات ایبولیشن ایکٹ کے باب II کے تحت آتے ہیں۔ دوسری طرف مدعاعلیہ کے سینئر وکیل سری راؤ نے زور دے کر کہا کہ کمشنر کا ریمانڈ معاملے میں تاخیر کرے گا کیونکہ دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (3) کی توضیعات کے پیش نظر متاثرہ فریق کے پاس اب بھی سول کورٹ جانے کا علاج ہو گا۔ لہذا، انہوں نے زور دیا کہ قانونی چارہ جوئی کافی طویل عرصے تک جاری رہنے کے بعد یا تو سول کورٹ کو تنازعہ کا فیصلہ کرنے کی ہدایت کرنا یا اپیل کو خارج کرنا اور اپیل کنندہ کو حکم سے ناراض ہونے کی صورت میں مناسب عدالت سے رجوع کرنے کی ہدایت کرنا مناسب اور مناسب ہے۔

ہم نے فورم کے سوال پر حریف پیشکشوں پر غور کیا ہے۔ معاملے کو کمشنر کے پاس بھیجنے میں بلاشبہ دشواری ہے کیونکہ اسے مدعاعلیہ کے حق میں 1971 میں منظور کردہ حکم کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مزید برآں خاتمے کے قانون کے تحت مناسب حکام کی طرف سے منظور کردہ حکم اسے اس سوال میں داخل ہونے سے روک سکتا ہے کہ آیا مدعاعلیہ نے قبضے کے حقوق حاصل کیے تھے۔ لیکن اس بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ قبضے کے حقوق کے دعوے کے بارے میں مدعاعلیہ اور اس کے پیشرو کے حق کا تعین اور فیصلہ کسی مجاز اتھارٹی کے ذریعے کیا جانا تھا۔ مدعاعلیہ کو صرف اس لیے بند کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ دفعات 6 اور 7 کے تحت اس کی درخواست خارج کر دی گئی تھی۔ اپیلٹ اتھارٹی کی طرف سے میرٹ پر کوئی عدالتی فیصلہ نہیں ہوا۔ درخواست کو خارج کرنے کی واحد وجہ یہ تھی کہ مدعاعلیہ ثالث نہ ہونے کی وجہ سے ایکٹ کی دفعہ 6 اور 7 کے تحت بندوبست کے لیے رجوع کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ اگر ایسا ہے اور مدعاعلیہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ انہوں نے یا ان کے پیشروؤں نے قبضے کے کرایہ دار کے حقوق حاصل کر لیے ہیں تو ابالشن ایکٹ کی دفعہ 8 اور یہاں تک کہ 1974 میں جاری کردہ نوٹیفکیشن بھی کسی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ ان حقائق پر غور کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو مناسب راحت کے لیے سول کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

نتیجے میں یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ کوئی مشاہدہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ قانون خود واضح ہے، تاہم، کسی تکنیکی عیب کو دور کرنے کے لیے، اپیل کنندہ کو سول کورٹ سے رجوع کرنے کی اجازت ہے جو فریقین کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ اس حکم میں کیے گئے کسی بھی مشاہدے یا کمشنر کے ذریعے ایکٹ کی دفعات 68 کے تحت سابقہ کارروائی میں منظور کردہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم یا خاتمے کے قانون کی دفعات 6 اور 7 کے تحت کارروائی سے بغیر کسی رکاوٹ کے کرے گی۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document